© rasailojaraid.com

غزل

از جناب الم مظفرنگری

یہ نہ کہئے سعیٔ پیہم کا کوئی حاصل نہیں
کیا مسافر کے لئے صبح سحر منزل نہیں

لذتِ ہمدردیٔ انساں اسے حاصل نہیں
آشنائے غم جہاں میں جس کسی کا دل نہیں

اے شناورِ غفلتِ یک لمحہ سے بھی ہوشیار
دامنِ ہر موجِ طوفاں دامنِ ساحل نہیں

ہے سبق آموز ہر نظارۂ بزمِ جہاں
اک حقیقت ہے فریبِ جلوۂ باطل نہیں

خرمنِ گل سے تمھارا واسطہ ہے بجلیو!
آشیاں پر حملہ زن ہونے سے کچھ حاصل نہیں

سرحدِ فانوس سے پروانہ اور آگے بڑھے
گرم رفتارِ وفائے غم ہے یہ منزل نہیں

عقل کی نیرنگیوں سے کھیل لینے دو اسے
ذہن آوارہ شناسائے مزاجِ دل نہیں

اے الم تائیدِ عزمِ نوجواں سے وقت پر
غالب آجانا ہر اک مشکل پہ کچھ مشکل نہیں

غزل

(از جناب اشفاق علی خاں ایڈوکیٹ شاہجہانپوری)

کر گیا بے باک میرے دل کو زنداں اور بھی
ہو گیا رنگِ جنوں میرا نمایاں اور بھی

علم و حکمت، عزم و ہمت، شعر و نغمہ، ذوق و شوق
ہیں ابھی میری حدیثِ دل کے عنواں اور بھی

تو نے دیکھی ہے فقط میرے تموّج کی نمود
میرے قلزم میں نہاں لاکھوں ہیں طوفاں اور بھی

پھر ابھی ہوتا ہے تازہ قصۂ طور و کلیم
ایک تجلی اے نگاہِ برق ساماں اور بھی

جس کی ارزانی کبھی آئی نہ پاسِ حق کے کام
اُس لہو کو فطرۃً ہونا ہے ارزاں اور بھی

رکھ لیا میں نے ہی کچھ تیری خدائی کا بھرم
ورنہ میرے سامنے آئے تھے یزداں اور بھی

ہے مرے شعرِ غزل کا اور ہی کچھ آب و رنگ
یوں تو ہیں اشفاق محفل میں غزل خواں اور بھی

© rasailojaraid.com